سوال

(445)خاوند کا بیوی پر نکاح نہ کرنے کی شرط لگانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شوہر نے اپنی بیوی کو اس امر کا پابند کیا ہے کہ اگر وہ پہلے فوت ہوگیا تو وہ دوسری شادی نہیں کرے گی، اب وہ خاوند فوت ہوچکا ہے۔ کیا وہ عورت اپنے خاوند کے عہد کی پاسداری کرے یا شرعاً وہ نکاح کر سکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خاوند کی وفات کے بعد صرف امہات المومنین رضی اللہ عنھم کے لیے پابندی تھی کہ وہ کسی اور سے شادی نہیں کر سکتی تھیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا [1]

’’نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف دو اور نہ تمہارے لیے یہ حلال ہے کہ آپ کے بعد کسی وقت آپ کی بیویوں سے نکاح کرو، اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔‘‘

امہات المومنین رضی اللہ عنھم کے بعد کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ بلاوجہ اپنے آپ کو عقد ثانی سے باز رکھے اگرچہ عقد ثانی اس کے لیے واجب یا ضروری بھی نہیں ہے لیکن اس طرح کے عہد وپیمان کی پاسداری بھی ضروری نہیں ہے، حدیث میں ہے : ’’اطاعت صرف نیکی کے کام میں ہے۔‘‘[2]

ہاں اگر کسی عورت کی اپنے خاوند سے بہت محبت تھی اور وہ جنت میں بھی اس کی رفاقت چاہتی ہے تو اسے چاہیے کہ اس کی وفات کے بعد کسی دوسرے خاوند سے شادی نہ کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے : ’’عورت (جنت میں) اپنے آخری شوہر کی بیوی ہوگی۔‘‘[3]

چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے فرمایا تھا اگر تم چاہتی ہو کہ جنت میں میری بیوی بنو تو میرے بعد کسی اور سے شادی نہ کرنا، عورت جنت میں اپنے آخری دنیوی خاوند کی بیوی ہوگی، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نکاح ممنوع قرار دیا تھا۔[4]

بہر حال عورت اس طرح کے عہد وپیمان کی پابند نہیں ہے اگر چاہے تو عقد ثانی کر سکتی ہے اور اگر اپنے خاوند کی جنت میں بیوی رہنا پسند کرتی ہے تو عقد ثانی نہ کرے، اس جذبہ کے تحت عہد وپیمان کی پاسداری کرنے میں چنداں حرج نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ۳۳/الاحزاب: ۵۳۔

[2] مسند امام احمد، ص: ۱۲۴، ج ۱۔

[3] احادیث صحیحہ، رقم: ۱۲۸۱۔

[4] بیہقی، ص: ۶۹، ج ۷۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 375

محدث فتویٰ